

نظم

نظم کے معنی ”انتظام، ترتیب یا آرائش“ کے ہیں۔ عام اور وسیع مفہوم میں یہ لفظ نثر کے مد مقابل کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور اس سے مراد پوری شاعری ہوتی ہے۔ اس میں وہ تمام اصناف اور اسالیب شامل ہوتے ہیں جو ہیئت کے اعتبار سے نثر نہیں ہیں۔ اصطلاحی معنوں میں غزل کے علاوہ تمام شاعری کو ”نظم“ کہتے ہیں۔

عام طور پر نظم کا ایک مرکزی خیال ہوتا ہے جس کے گرد پوری نظم کا تانا بانا جاتا ہے۔ خیال کا تدریجی ارتقا بھی نظم کی ایک اہم خصوصیت بتایا گیا ہے۔ طویل نظموں میں یہ ارتقا واضح ہوتا ہے۔ مختصر نظموں میں یہ ارتقا واضح نہیں ہوتا اور اکثر و بیشتر ایک تاثر کی شکل میں ابھرتا ہے۔ نظم کے لیے نہ تو ہیئت کی کوئی قید ہے اور نہ موضوعات کی۔ چنانچہ اردو میں غزل اور مثنوی کی ہیئت میں نظمیں اور آزاد و معر نظمیں بھی لکھی گئی ہیں۔ اس طرح کوئی بھی موضوع نظم کا موضوع ہو سکتا ہے۔

ہیئت کے اعتبار سے نظم کی چار قسمیں ہو سکتی ہیں:

1. پابند نظم

ایسی نظم جس میں بحر کے استعمال اور قافیوں کی ترتیب میں مقررہ اصولوں کی پابندی کی گئی ہو، پابند نظم کہلاتی ہے۔ نئے انداز کی ایسی نظمیں بھی، جن کے بندوں کی ساخت مروجہ ہیئتوں سے مختلف ہو یا جن کے مصرعوں میں قافیوں کی ترتیب مروجہ اصولوں کے مطابق نہ ہو، لیکن ان کے تمام مصرعے برابر کے ہوں اور ان میں قافیے کا کوئی نہ کوئی التزام ضرور پایا جائے، پابند نظمیں کہلاتی ہیں۔

2. نظم معرّا

ایسی نظم جس کے تمام مصرعے برابر کے ہوں مگر ان میں قافیے کی پابندی نہ ہو، نظم معرّا کہلاتی ہے۔ کچھ لوگوں نے اسے نظم عاری بھی کہا ہے۔

3. آزاد نظم

ایسی نظم جس میں نہ تو قافیے کی پابندی کی گئی ہو اور نہ تمام مصرعوں کے ارکان برابر ہوں یعنی جس کے مصرعے چھوٹے بڑے ہوں، آزاد نظم کہلاتی ہے۔

4. نثری نظم

نثری نظم چھوٹی بڑی نثری سطروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس میں ردیف، قافیے اور وزن کی پابندی نہیں ہوتی۔ آج کل نثری نظم کا رواج دُنیا کی تمام زبانوں میں عام ہے۔



4920CH21

نظیر اکبر آبادی

(1830 – 1740)

ولی محمد نام، نظیر تخلص تھا۔ دلی میں پیدا ہوئے۔ اوائل عمر میں آگرہ چلے گئے۔ مٹھرا میں معلمی کے فرائض انجام دیے اور ساری عمر آگرے میں گزار دی۔ نظیر نے مختلف شعری اصناف میں طبع آزمائی کی ہے لیکن نظم گو شاعر کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں۔ نظیر اکبر آبادی کا مشاہدہ وسیع تھا۔ انھوں نے زندگی کے تقریباً ہر پہلو کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا ہے۔ ہندوستان کے رسم و رواج، میلوں ٹھیلوں، تفریحات و مشاغل پر جتنی نظمیں نظیر نے کہی ہیں، شاید کسی اور شاعر نے نہیں کہیں۔ نظیر کو زبان و بیان پر قدرت حاصل تھی۔ اُن کی زبان انتہائی صاف، سہل اور سادہ ہے اور وہ اُردو کے عوامی شاعر تسلیم کیے جاتے ہیں۔